مولای صل وسلم دائماً ابدا　درسِ حدیث　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِانتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

نبی علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے معجزات میں فرق !
قرآن اور رمضان ! قرآن اور قلبی سکون ! تلاوت اور فرشتوں کا نزول !

(درسِ حدیث نمبر ۱۶۵　۳ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ/۲۴ مئی ۱۹۸۵ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے قرآنِ پاک کی فضیلت بیان فرمائی کہ اور انبیاء کرام کو مختلف معجزات دیے گئے اور مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ ''قرآنِ پاک'' ہے تو مجھے ایسے معلوم ہوتا ہے ایسا انداز ہوتا ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے ! اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ پہلے انبیاء کرام کی یہ صورت ہوئی کہ انہیں جو معجزات دیے گئے وہ ایسے تھے جو اُن کی حیات تک رہے !

مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دستِ مبارک روشن ہوجانا ! اسی طرح عصاء میں یہ تبدیلی آجانا کہ سانپ بن جائے ! یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ جب تک حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دنیا میں تشریف فرما رہے یہ چیزیں بھی رہیں، پھر آپ کے اس دُنیا سے رُخصت ہوجانے کے بعد وہ باتیں ختم ہوگئیں تو اُن کے معجزات کا تعلق اُن کی حیاتِ دُنیوی کے ساتھ رہا، جب تک وہ یہاں رہے تو یہ بات ہوئی اور جب وہ اس دنیا سے رُخصت ہوئے تو معجزات ساتھ ساتھ ختم ہوگئے ! !

قرآن.....سب بڑا معجزہ :

آقائے نامدار ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ ''قرآنِ پاک'' ہے اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے کہ میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے قیامت کے دن ! کیونکہ میرا معجزہ میرے بعد بھی قائم رہے گا لہٰذا آج بھی قائم ہے اور اس کا قائم رہنا خود معجزہ ہے ! بہت تعجب کی بات ہے کہ اس میں کسی بھی جگہ کوئی تغیر نہیں آیا ! لفظ تو بڑی بات ہے کسی حرف کا تغیر بھی نہیں آیا ! سب کے سب بالکل محفوظ اُسی طرح اور پوری دنیا میں ! !

قرآن اور رمضان :

قرآن پاک کا جوڑ رمضان شریف سے خاص طور پر ہے بہت زیادہ ! نزول بھی اس کا رمضان شریف میں شروع ہوا ہے ! رمضان ہی میں قرآنِ پاک کا آقائے نامدار ﷺ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دور فرماتے تھے ! حتی کہ جس سال آپ دُنیا سے رُخصت ہوئے اُس سال آپ نے دو مرتبہ دور کیا ہے جبرئیل امین علیہ السلام سے ! اور اس سے آپ نے اندازہ لگایا ہے کہ شاید میں اب دُنیا سے رُخصت ہونے لگا ہوں ! ! !

قرآنِ پاک سے قلبی سکون :

قرآنِ پاک کی تلاوت سے سکون ہوتا ہے ایک طرح کا ! اور اللہ تعالیٰ کے کچھ ملائکہ ہیں اس قسم کے اور کیفیات ہیں اس قسم کی جو اِنسان کے قلب پر وارد ہوتی ہیں اور انسان انہیں محسوس کرتا ہے ! جیسے آدمی بیمار ہو تو بیماری محسوس کرتا ہے، صحت مند ہو تو صحت محسوس کرتا ہے، غمگین ہو تو غم محسوس کرتا ہے خوش ہو تو سرور محسوس کرتا ہے ! تو یہ وجدانیات ہیں اور دُنیا میں کوئی عقلمند اِن کا انکار نہیں کرتا نہ حکیم نہ ڈاکٹر نہ کوئی اور ! تو قرآنِ پاک کی تلاوت میں ایک تاثیر خاص اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے وہ ہے سکون ! وہ کبھی کبھی متشکل بھی ہو سکتا ہے، جتنے عمل ہیں ہمارے نماز روزہ وغیرہ اِن سب کو اللہ کے یہاں ایک خاص شکل دے دی جاتی ہے ! ! !

قرآن کی تلاوت اور فرشتوں کا اُترنا :

اسی طرح سے انسان جب قرآنِ پاک کی تلاوت کرے تو ملائکہ (سکینہ والے) اُتریں اُن کے وجود کا احساس نظروں سے ہوجائے یہ بھی ہوسکتا ہے ! چنانچہ یہاں پر آرہا ہے یہ کہ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ باکرامت صحابی ہیں، ان کی کرامتیں آتی ہیں حدیثوں میں، وہ پڑھ رہے تھے سورہ بقرہ اور گھوڑا اُن کا بندھا ہوا تھا پاس ہی، لیکن اچانک گھوڑا جو تھا وہ چکر کاٹنے لگا جیسے پریشان ہورہا ہو ! انہوں نے سوچا کہ یہ کیا بات ہوئی ہے اسے ؟ اور پڑھتے پڑھتے رُک گئے تو وہ گھوڑا جو تھا وہ بھی سکون سے ہوگیا ! جب پڑھنا شروع کیا تو وہ پھر اسی طرح گھوڑا بے چین ہونے لگا............ تو وہ پھر خاموش ہوگئے اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ فَقَرَاَ فَجَالَتْ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ.

یہ واقعہ بتلاتے ہیں ایسے کہ پھر پڑھا پھر اسی طرح ہوا تو پھر یہ اُٹھے یا پڑھنے سے ہٹ گئے، پڑھنا بند کردیا آپ نے ! اور قریب میں ان کے گھوڑے کے پاس اِن کا بیٹا پڑا ہوا تھا، یحیٰ اُس کا نام تھا وہ سو ہی رہا ہوگا بظاہر، انہیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ گھوڑا بگڑے اور اس کے کسی طرح سے چوٹ لگ جائے یا لات مار دے کچھ اور ہوجائے، جب اس بچے کو اُٹھا کر وہ ہٹانے لگے تو آسمان کی طرف نظر پڑی ان کی ! تو دیکھا ایسے جیسے کوئی چیز سائے کیے ہوئے ہوتی ہو مِثْلُ الظُّلَّةِ اور اس میں ایسے روشنی جیسے چراغ اَمْثَالَ الْمَصَابِیْحِ تو ایسے ہو جیسے ایک بدلی ہو چھوٹی سی اُس میں چراغ چمک رہے ہوں روشن ! یہ انہوں نے دیکھا اور صبح کو پھر جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، کوئی اور تو یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ یہ کیا چیز تھی سوائے اس کے اللہ تعالیٰ کے رسول اور اولیاء کرام وہ ایسی چیزوں اور اُن کی حقیقت پوری طرح سمجھ سکیں تو سمجھ سکیں ! ! آپ نے یہ سنا تو فرمایا اِقْرَأْ اِبْنَ حُضَیْرٍ اِقْرَأْ اِبْنَ حُضَیْرٍ پڑھو پڑھو اِبن حضیر پڑھتے رہو پڑھتے رہو ! تو عرض کرنے لگے کہ میں نے کہا اَشْفَقْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْ تَطَاءَ یَحْیٰ مجھے تو یہ اندیشہ ہوا کہ یہ بچہ یحیٰ جو تھا یہ اُس کے قریب ہی تھا اس کو وہ پاؤں سے نہ روندھ دے، پاؤں لگ جائے کھر لگ جائے تو میں تو پیچھے ہٹا اور ایسے میں نے دیکھا اور میں باہر ہی رہا

حتی کہ یہ ہوا کہ وہ غائب ہوگئی چیز ! ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَتَدْرِیْ مَاذَاکَ پتہ ہے کہ وہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا نہیں فرمایا تِلْکَ الْمَلَائِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ یہ فرشتے تھے تمہاری آواز کی وجہ سے قریب آئے تھے ! وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْھَا لَا تَتَوَارٰی مِنْھُمْ[1] اور اگر تم پڑھتے ہی رہتے تو پھر یہ ہوجاتا کہ وہ بالکل پاس آجاتے ! تم اُنہیں دیکھ سکتے تھے اور تم ہی نہیں بلکہ لوگ بھی دیکھ سکتے تھے لَا تَتَوَارٰی مِنْھُمْ تم سے وہ پوشیدہ نہ رہتے بلکہ سب کو نظر آتے ! !

یہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکات اور سکینہ کا نزول ان صحابی نے اپنے آپ محسوس کیا اور اس کو دیکھا ! اگر محسوس نہ بھی ہو کسی کو تو اتنا تو محسوس ضرور ہی ہوگا کہ طبیعت میں سکون کچھ نہ کچھ آئے گا ! یہ نظر آنا تو بہت ہی بڑی بات ہے، ایک بہت مشکل کام ہے، عام نہیں ہے اور خدا کی ایک خاص قسم کی عنایت ہے کہ کسی کو نظر آجائے ! ! مگر جس چیز کے عام ہونے کی ضرورت ہے وہ وہی ہے کہ قلب سکون محسوس کرے لہٰذا یہ عام ہے ! اب جو مسلمان تلاوت کرے گا اُس پر اُس کے اثرات مرتب ضرور ہوں گے ! !

قرآنِ پاک کی تلاوت کا جوڑ رمضان کے مبارک ایام سے بہت زیادہ ہے، تو اس میں جتنا وقت زیادہ صرف کیا جاسکے ذکر، تلاوت، استغفار، دُعائیں، اور دُعائیں تو بہت زیادہ مانگی جائیں بہت زیادہ ضرورت ہے دعا کی سب کے لیے ! حکام کے لیے بھی مانگی جائیں، ملک کے لیے مانگی جائیں جہاں اپنے لیے مانگیں اپنے حالات کے لیے مانگیں وہاں ان کے لیے کہ خدا اِنہیں ٹھیک کرے اور ٹھیک رکھے، ہدایت دے بہتر راستوں پر چلائے، غلط راستوں سے بچائے ورنہ آپ سن رہے ہیں دیکھ رہے ہیں کیا خراب ہوتا چلا جارہا ہے حال ! ! خدا کی طرف بار بار رُجوع میں بہت کمی ہے، وہ بہت زیادہ ہونا چاہیے، ہر انسان انفرادی طور پر تو کم از کم کرے ! ! !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے اور اپنی رضا اور خیر و رحمتوں سے دُنیا اور آخرت میں نوازے، آمین

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ ستمبر ۲۰۰۵ء)

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن رقم الحدیث ۲۱۱۶